اسلامک سٹڈیز (Islamic Studies) کے دس سال:
ایک شماریاتی جائزہ (۲۰۰۳-۲۰۱۲ء)

رؤف احمد ۞

شماریات علم ریاضی کی ایک شاخ ہے جس میں ڈیٹا یا معلومات کو جمع کیا جاتا ہے، انھیں منظم کیا جاتا ہے، ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے اس سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں اور پھر مناسب انداز میں پیش کر دیا جاتا ہے۔[۱] لائبریری سائنس میں کتابوں اور دیگر تعلیمی و ادبی مواد کے شماریاتی جائزے اور تجزیے کے لیے ببلیو میٹرکس کے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ببلیو میٹرکس (Bibliometrics) ایک ایسا علم ہے جس میں ادبی مواد پر مختلف پہلوؤں سے تجزیہ کیا جاتا ہے اور مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر حوالہ جات کا تجزیہ، تحقیقی مواد کی مختلف پہلوؤں سے تقسیم، مصنفین کا تجزیہ اور ان کا جغرافیائی تعلق وغیرہ۔ ببلیو میٹرکس کا علم ۱۹۶۹ء میں ایلن پیچرڈ نے متعارف کروایا۔ وہ اس کی تعریف یوں کرتا ہے: "ببلیو میٹرکس حسابی اور شماریاتی طریقوں کا کتابوں اور دیگر ابلاغی ذرائع پر اطلاق ہے۔"[۲] ببلیو میٹرک تجزیہ، تحقیق کے اثرات کو افراد، افراد کے گروہوں یا اداروں پر جانچنے اور پرکھنے کا تیزی سے ایک اہم طریقہ بن رہا ہے۔ یہ تحقیق کے مختلف میدانوں میں کم زوریوں اور طاقت کو شناخت کرتا ہے اور یہ جاننے میں مدد فراہم کرتا ہے کہ کن موضوعات پر کتنا کام ہوا اور کون سے نئے موضوعات ہیں، کسی خاص موضوع پر لکھنے والے کون سے مصنّفین ہیں۔[۳] ببلیو میٹرک مطالعہ (Bibliometric Study) سماجی علوم کے ماہرین کو کسی بھی علمی مواد کے معیار کو جانچنے اور اس کے پیداوری اور ارتقائی مراحل کو جاننے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ محقق کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مجلات میں شائع ہونے والے مضامین کی مقدار،

۞ لائبریرین، ڈاکٹر محمد حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔
(rauf.ahmed@iiu.edu.pk)

1– Yadolah Dodge, *The Oxford Dictionary of Statistical Terms* (Oxford: Oxford University Press, 2006)

2– Alan Pitchard, "Statistical bibliography or bibliometrics", *Journal of Documentation* 24 (1969): 348-349.

3– https://library.leeds.ac.uk/downloads/file/265/bibliometrics_an_overview

حوالہ جات کی تعداد، مصنفین اور مقالوں میں بحث کیے گئے موضوعات کے رجحان کو جان سکے۔ مجلات کا یہ تجزیاتی مطالعہ ان کے منتظمین کو مجلے کی اشاعت کے معیار کو بہتر بنانے مدد فراہم کر سکتا ہے۔

مجلات، معلومات کے حصول اور تبادلے کا بنیادی اور اہم ذریعہ ہیں۔ یہ کسی بھی فن میں ہونے والی تحقیقی ترقی اور نتائج کو شائع کرتے ہیں۔ معلومات کسی بھی ملک کے لیے اہم وسائل میں سے ایک ہے اور اقتصادیات کے لیے ایک لازمی جز ہے۔ معلومات میں بہت زیادہ تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جس کو معلومات کے دھماکے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پہلا سائنسی مجلہ ۱۶۶۵ء سے شائع ہونا شروع ہوا تب سے مجلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مجلات کسی بھی شعبہ علم میں ہونے والے ارتقا کو ظاہر کرتے ہیں۔ (۴)

دنیا میں شماریاتی تجزیے کے اطلاق کے بارے میں کئی مجلات اور درجنوں مقالات موجود ہیں، لیکن اسلامی علوم کے مجلات یا اسلامی مواد کے تعلق پر مبنی شماریاتی مطالعے پر تحریریں کافی کم ہیں۔ تاہم دست یاب مواد کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ محمد طاہر نے اپنی کتاب میں اسلامی مواد کا شماریاتی جائزہ تفصیل سے پیش کیا ہے۔ مصنف نے Index Islamicus کی مدد سے ۱۷۶۱ء سے ۱۹۸۰ء تک شائع ہونے والے ۱۰۷۳/ مجلات اور ۸۳۸۷/ مقالات کا تجزیہ کیا۔ انھوں نے ان عنوانات کے تحت اپنی تحقیق کو پیش کیا:

۱- اسلامی علوم کے مواد میں نشوونما کے رجحانات

۲- اسلامی علوم کے بنیادی مجلات

۳- اسلامی علوم کے مجلات کا موضوعی پھیلاؤ

۴- اسلامی علوم کے مجلات کا جغرافیائی اعتبار سے پھیلاؤ (۵)

ریحانہ عبداللہ اور اسمک عبدالرحمن نے اپنے مقالے میں Jurnal Syariah کے ۱۹۹۳ء سے ۲۰۰۷ء تک کے شائع ہونے والے شماروں کا شماریاتی مطالعہ کیا۔ مصنفین نے درجہ ذیل نتائج اخذ کیے: زیادہ تر مصنفین نے انفرادی طور پر ملائی زبان میں لکھا اور مقالات کے زیادہ تر حوالہ جات کتابوں سے لیے گئے۔ (۶)

4- Adeyinka Tella and Abdulwahaab Olanrewaju Issa, *Library and information science in developing countries: contemporary issues.*(Hershey, PA: Information Science Reference, 2012.)

5- Muhammad Taher, *Quantitative Study of Islamic Literature* (New Delhi: M D Publications Pvt Ltd. 1993), 183

6- Abdullah Raihanah and Asmak AbRahman, "*Fifteen years of JurnalSyariah* (1993-2007): a bibliometricstudy", *Malaysian Journal of Library and information Science*, 14, no. 3 (2009): 59-76.

سجاد الرحمن اور روزلینہ نے اپنے مقالے میں اسلامی معاشیات سے متعلق ۳۰۲۶ کتب و مقالات کا تجزیہ کیا۔ مصنفین نے اپنی تحقیق میں اسلامی معاشیات پر کام کرنے والے مصنفین، ناشرین، مواد کے ماخذ و مراجع اور اسلامی معاشیات پر مواد بہم پہنچانے والے ممالک کو نمایاں کیا۔(۷)

ممتاز علی انور نے اپنے مقالے میں سوویت یونین کے سقوط کے بعد مسلمانوں پر تحریر کیے جانے والے مواد کا Index Islamicus کی مدد سے تجزیہ کیا۔ اس تحقیقی مواد کو دو پنج سالہ گروپ ۱۹۸۶ء–۹۰ء اور ۱۹۹۲ء– ۹۶ء میں تقسیم کر کے تجزیہ کیا۔ مصنف نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ دوسرے پانچ سال میں پہلے پانچ سال کی نسبت مواد میں ۱۶۰ فی صد اضافہ ہوا اور مسلمانوں کے متعلق موضوعات تحقیق میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی۔(۸)

عابد حسین، محمد ابراہیم اور سائرہ سعید نے اپنے مقالے میں اسلامک سٹڈیز کا ۲۰۰۹– ۱۱ء (تین سال) کے مقالات کا ببلیو میٹرک تجزیہ کیا۔ ۹۱ مضامین کے تجزیے کے یہ نتائج اخذ کیے: مجلے میں زیادہ تر مقالات پاکستانی مرد حضرات نے انفرادی طور پر تحریر کیے۔ مقالات میں حوالہ جات میں کتب کا استعمال زیادہ کیا گیا۔(۹)

علمی و تحقیقی سہ ماہی مجلہ *Islamic Studies* ادارہ تحقیقات اسلامی سے مارچ ۱۹۶۲ء میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی ادارت میں شروع ہوا۔ یہ مجلہ آغاز سے ہی نہ صرف عالم اسلام بلکہ مغربی ممالک کے علمی حلقوں میں بھی کافی مقبول اور معتبر علمی مجلہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس مجلے کی اب تک پچپن جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ *Islamic Studies* کو ہر دور میں اچھے لکھنے والوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ *Islamic Studies* کی مجلس ادارت میں بہت عرصے سے شمالی امریکہ اور برطانیہ کی معروف جامعات کے علوم اسلامیہ، معاشرتی فنون، قانون، معاشیات اور انسانی علوم کے ماہر اساتذہ شامل رہے ہیں؛ مثلاً شمالی امریکہ کی جامعات جن کے اساتذہ اس کی مجلس ادارت کے رکن ہیں یا ماضی میں رہے ہیں ان میں ہارورڈ یونی ورسٹی، جورج ٹاؤن یونی ورسٹی، کولمبیا یونی ورسٹی، پرنسٹن یونی ورسٹی اور مک گل یونی ورسٹی کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح برطانیہ کی جامعات میں سے آکسفورڈ یونی ورسٹی، یونی ورسٹی

7– Sajjadur Rehman and Roslina Othman, "Islamic Economics Literature: A Bibliometric Analysis", *Intellectual Discourse* 2, no. 2 (1994): 131-141

8– Mumtaz Ali Anwar, "Muslims and Europe: a demographic study of citations from the index islamicus database", *Malaysian Journal of Library & Information Science*, 60, no.1 (2001): 93-104.

9– Abid Hussain, Muhammad Ibrahim and Sarah Saeed, "A bibliometric analysis of contributions in Islamic studies (journal):2009-2011" *Pakistan Library Association Journal (online)* , 22 (2016) : 24-33.

آف لندن، یونی ورسٹی آف کیمبرج کا بھی ہمیشہ تعاون رہا ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی یونی ورسٹی ملائیشیا، امریکن یونی ورسٹی بیروت، فاتح یونی ورسٹی استنبول، مرکز برائے اسلام اور سائنس کینیڈا اور ایسی دوسری جامعات کا تعاون اس مجلے کی قدر و قیمت بڑھانے میں ممد و مددگار رہا ہے۔[۱۰]

یہ مجلہ دنیا بھر میں اسلامی علوم پر شائع ہونے والے رسائل میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس میں تمام اسلامی موضوعات بشمول قرآن مجید، حدیث، تفسیر، سیرت، علم الکلام، فقہ، اصول فقہ، قانون، مذہب، فلسفہ، نفسیات، بشریات، سماجیات، ثقافت، تہذیب، معیشت، زبان، ادب، تاریخ، سائنس اور ٹیکنالوجی پر تحقیقی مقالات اور تبصرہ ہائے کتب شائع کیے جاتے ہیں۔ اس مجلے کا ان اشاریہ جات میں اندراج کیا جاتا ہے: سائنس آف ریلجن (Science of Religion)، انڈکس اسلامکس (Index Islamicus)، پیاس (Public Affairs Information Service (PAIS))، آئی بی آر (IBR)، مسلم ورلڈ بک ریویو (Muslim World Book Review)، مڈل ایسٹ جرنل (Middle East Journal) اور جے سٹر (Jstor)۔ اسلامک سٹڈیز اعلیٰ تعلیمی کمیشن (HEC) سے درجہ "ایکس" میں منظور شدہ ہے اور اس کا آئی ایس بی این (ISBN) نمبر 05788072 ہے۔[۱۱] اس مجلے میں اب تک یہ پانچ خصوصی نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامی سپین کا ورثہ، وسطی ایشیا میں اسلام، بلقان میں اسلام، اسلام اور سائنس نمبر اور یروشلم نمبر۔[۱۲]

اس تحقیقی مقالے میں سہ ماہی مجلے *Islamic Studies* اسلام آباد کا ۲۰۰۳ء تا ۲۰۱۲ء تک مضامین کا ببلیو میٹرک اور تحقیقی مطالعہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس عرصے میں شائع ہونے والے مضامین میں کتنا تنوع ہے؟ کون سے مصنفین ایسے ہیں جو مفید (Prolific) رہے اور زیادہ سے زیادہ مضامین شائع کروائے؟ مصنفین کا تعلق کس ملک سے ہے؟ مجلے میں شائع ہونے والے مقالات کے صفحات اور حوالہ جات کی تعداد کیا ہے اور کس موضوع پر کتنے مقالات لکھے گئے؟

مطالعے کے مقاصد (Objectives)

اس تجزیاتی مطالعے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

۱۰- محمد احمد منیر، "ادارہ تحقیقات اسلامی کے فکری و تحقیقی مجلات کا تنقیدی جائزہ"، **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۵۵: ۱-۲ (۲۰۱۸ء)، ۱۳۹۔

11- *Islamic Studies*, Islamabad, *55, no.3-4 (2016), ii.*

۱۲- محمد احمد منیر، مرجع سابق، ۱۴۸۔

۱۔ مجلے میں پیش کیے گئے مضامین کی اقسام(Types) کے بارے میں جاننا

۲۔ مقالات کی تعداد مصنفین کے اعتبار سے جاننا (Number of articles per author)

۳۔ مصنفین کے باہمی اشتراک کی سطح کو جاننا (Level of authors' cooperation)

۴۔ صنف کے اعتبار سے تقسیم کرنا (Gender of Authors)

۵۔ مصنفین کی جغرافیائی اعتبار سے تقسیم کرنا (Geographical Affiliation of Authors)

۶۔ حوالہ جات کی تعداد ہر مقالے کے اعتبار سے جاننا (Average number of references per article)

۷۔ مجلے میں مقالات کے صفحات کی تعداد جاننا(Number of pages per article)

۸۔ مجلے میں مقالات کی تعداد کو سال کے اعتبار سے جاننا (Number of articles published per year)

۹۔ مجلے میں مضامین کے موضوع کو جاننا(Subject of published articles)

تحقیق کا طریقۂ کار(Methodology)

اس مطالعے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے *Islamic Studies* کے ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۲ء تک کے ۱۰/ جلدوں میں شائع ہونے والے ۳۹۵ مضامین کا جائزہ لیا گیا، مجلے کے ہر شمارہ کو بغور پڑھا گیا اور ضروری معلومات کو نوٹ کیا گیا۔ اس سلسلے میں مجلے کے شائع شدہ شماروں کو استعمال میں لایا گیا، آئی آر آئی ڈیجیٹل لائبریری (http://irigs.iiu.edu.pk:64447) سے مجلہ ہذا کی پی ڈی ایف فائلوں سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ہر مقالے کی مندرجہ ذیل معلومات کا اندراج کیا گیا: مصنفین کے نام، ادارے کا نام، مصنفین کی صنف، مقالے کے صفحات کی تعداد، حوالہ جات کی تعداد، مضامین کے شائع ہونے کا سال، جلد اور شمارے کا نمبر۔ Excel Software کو معلومات کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے میں استعمال کیا گیا۔

مطالعے کی حدود(Limitations)

یہ مطالعہ صرف مجلے میں شائع ہونے والے تحقیقی مقالات کا احاطہ کرتا ہے۔ اس میں مجلے میں شائع ہونے والے تبصرہ کتب، دستاویز، خلاصہ جات، سالانہ فہرست مندرجات، نوٹ و تبصرہ جات، آرکائیو، وفیات،

پروفائل، ریویو مقالات، ببلیو گرافی، خط و کتابت، کانفرنسز، نقطۂ نظر، اداریہ اور دعاے مغفرت کو شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم جدول ۱ میں ان کی تعداد اور شرح فی صد کو ظاہر کیا گیا ہے۔

بحث (Findings and discussions)

Islamic Studies میں ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۲ء تک شائع ہونے والے مضامین کی کل تعداد ۳۹۵ ہے۔ لیکن ان میں تحقیقی مقالات کی تعداد ۱۵۵ اور دیگر مضامین کی تعداد ۲۴۰ ہے۔

مضامین کی اقسام (Types of Material)

مضامین کی اقسام سے مراد شائع ہونے والے مختلف طرز کے مضامین کی تقسیم ہے۔ ان کی تفصیل مضامین کی تعداد کے اعتبار سے درج ذیل ہے۔

(Book Review) تبصرہ کتب: مغربی دنیا میں اسلام سے متعلق انگریزی زبان میں شائع ہونے والی کتب سے تعارف کے لیے *Islamic Studies* کا یہ حصہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ قارئین اس نقد و تبصرے کے ذریعے یہ جان پاتے ہیں کہ انگریزی زبان میں کس قسم کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ ہر وہ کتاب جس پر *Islamic Studies* میں تبصرہ شائع کیا جاتا ہے اس کا ایک نسخہ ادارے کی لائبریری کے لیے منگوایا جاتا ہے تا کہ شائقین علم کے لیے اس کتاب سے استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔[۱۳] ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۲ء تک کے عرصے میں *Islamic Studies* میں سب سے زیادہ (۴۰ فیصد) شائع ہونے والے مضامین کی تعداد ۱۶۰ ہے جو کہ "تبصرہ کتب" کے طور پر شائع ہوئے۔

(Research Articles) تحقیقی مقالات: یہ کسی بھی محقق کو اپنی تحقیق کو پیش کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ مضامین کی دوسری بڑی تعداد، ۱۵۵ تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے۔ یہ مضامین مختلف موضوعات پر لکھے گئے خالصتا تحقیقی نوعیت کے ہیں۔

(Documents) دستاویزات: اس میں وہ نئی دستاویزات شائع کی جاتی ہیں جن کے بارے میں ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ ان دستاویزات کو قارئین کی دلچسپی اور علوم اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے تبصرے کے لیے منظر عام

۱۳۔ محمد احمد منیر، "ادارہ تحقیقات اسلامی کے فکری و تحقیقی مجلات کا تنقیدی جائزہ"، **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۵۵: ۱-۲ (۲۰۱۸ء)، ۱۴۱۔

پر لانا ضروری ہے یا ان نئی دستاویزات کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی عصری مسئلے سے ہے"[۱۴]۔ بیس مضامین "دستاویزات" پر مشتمل ہیں۔

خلاصہ جات: مضامین کی تیسری بڑی تعداد "خلاصہ جات" پر مشتمل ہے۔جو ادارے کے مجلات **الدراسات الإسلامية** اور **فکر و نظر** میں اردو اور عربی میں شائع ہونے والے تحقیقی مضامین کے خلاصہ جات پر مشتمل ہے۔

(Annual Contents) سالانہ فہرست مندرجات : ۹/ مضامین کے ساتھ 'سالانہ فہرست' چوتھے درجے پر ہے۔ یہ ایک سال میں شائع ہونے والے مجلہ ہذا کے تمام مضامین کی فہرست پر مشتمل ہے۔

(Notes & Comments) نوٹ و تبصرہ جات: مجلے میں شائع ہونے والے مضامین پر تبصرہ جات کو اس حصے میں رکھا جاتا ہے۔ ایسے مضامین کی تعداد صرف ۸ ہے۔

(Archive) آرکائیو : ایسی اہم دستاویزات کو منظر عام پر لانا یا محفوظ کرنا ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے نا پید ہوتی جا رہی ہیں اور قارئین کی ان تک رسائی آسان نہیں رہی۔ یہ دستاویزات پہلے سے کہیں چھپی ہوتی ہیں لیکن پرانے دور کے طریق تحقیق کے نایاب ہو جانے کی وجہ سے قارئین کے لیے انھیں پڑھنا یا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے یا ان تک رسائی آسان نہیں رہتی تو *Islamic Studies* اس پرانی تحریر کو نئی تحقیق اور کمپوزنگ کے ساتھ اس حصے میں شائع کر دیتا ہے۔[۱۵] ایسے مضامین کی تعداد صرف ۶ ہے۔ دیگر مضامین کی تعداد تفصیل جدول میں درج کی گئی ہے:

جدول ۱

درجہ نمبر	قسم مضامین	تعداد	فی صد
۱	تبصرہ کتب (Book Review)	۱۶۰	۴۰.۵۱
۲	تحقیقی مقالات (Research Articles)	۱۵۵	۳۹.۲۴

۱۴۔ محمد احمد منیر، مرجع سابق، ۱۴۰۔

۱۵۔ نفس مصدر۔

۳	دستاویزات(Documents)	۲۰	۵.۰۶
۴	خلاصہ جات (Abstracts)	۱۴	۳.۵۴
۵	سالانہ فہرست مندرجات (Annual Contents)	۹	۲.۲۸
۶	نوٹ وتبصرہ جات (Notes & Comments)	۸	۲.۰۳
۷	آرکائیو (Archive)	۶	۱.۵۲
۸	وفیات (Obituaries)	۵	۱.۲۷
۹	پروفائل (Profile)	۵	۱.۲۷
۱۰	ریویو مقالات (Review Article)	۳	۰.۷۶
۱۱	ببلیوگرافی (Bibliography)	۲	۰.۵۱
۱۲	خط وکتابت (Correspondence)	۲	۰.۵۱
۱۳	کانفرنسز (Conferences)	۲	۰.۵۱
۱۴	نقطۂ نظر (Viewpoint)	۲	۰.۵۱
۱۵	اداریہ (Editorial)	۱	۰.۲۵
۱۶	دعائے مغفرت (Requiem)	۱	۰.۲۵

تحقیقی مقالات کی تعداد بلحاظ مصنف (Author Productivity)

جدول: ۲ ظاہر کرتا ہے کہ ۱۰۴ مصنفین نے ایک، ایک مقالہ شائع کیا۔ سولہ مصنفین نے دو، دو مقالات شائع کروانے میں حصہ لیا۔ چھے مصنفین نے تین، تین مقالات تالیف کیے۔ صرف ایک مصنف یعنی ایاز افسر نے سب سے زیادہ ۱۶ اور اس سے کم ۴ مقالات یداللہ کاظمی نے شائع کروائے۔ کل ۱۵۵ مقالات شائع کروانے میں ۱۲۸ مصنفین حصہ لیا۔

گراف

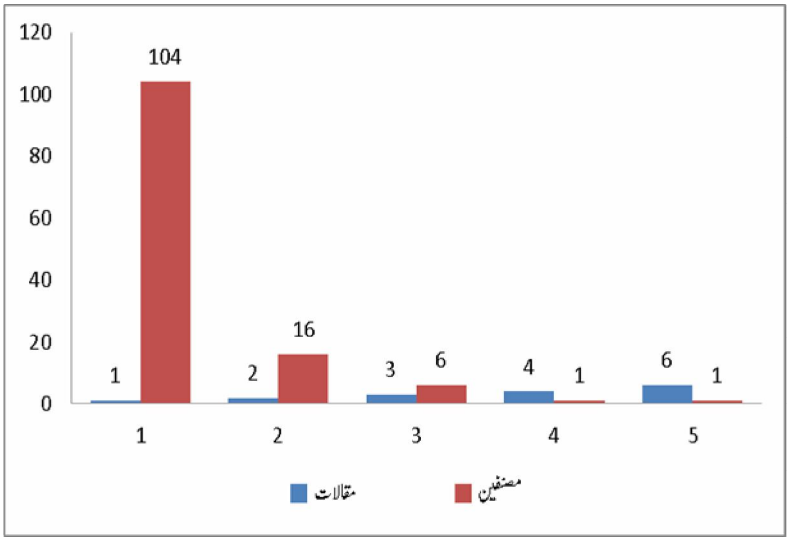

مصنفین کا باہمی اشتراک (Level of Authors' Cooperation)

درج ذیل گراف شائع کردہ مقالات میں مصنفین کے باہمی تعاون کو ظاہر کرتا ہے۔ باہمی تعاون یا اشتراک سے مراد مقالات لکھنے میں مصنفین کی آپس میں شراکت داری ہے۔ سب سے زیادہ مقالات جن کی تعداد ۱۵۰ ہے ان کو کلی طور پر صرف ایک مصنف نے تحریر کیا ہے۔ تین مقالات دو، دو مصنفین نے مل کر لکھے ہیں۔ صرف ۲ مقالات ایسے ہیں جن کو چار مصنفین کے باہمی اشتراک سے لکھا گیا ہے۔

گراف

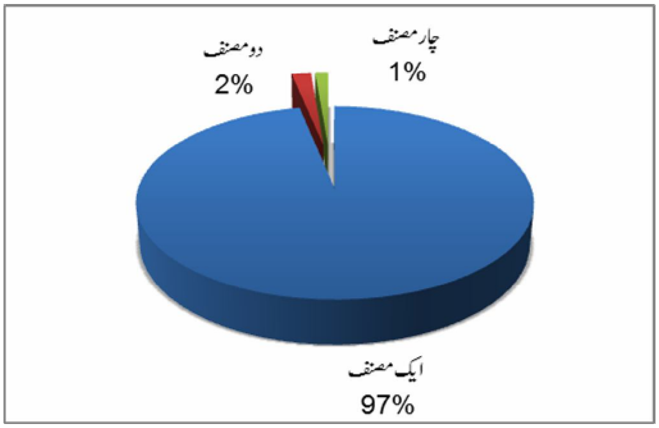

صنف کے اعتبار سے تقسیم(Gender of Authors and Authorship)

جدول ۳ سے پتا چلتا ہے کہ ۱۵۰ ایک مصنفی مقالات میں سے ۱۳۱/ مقالات مرد مصنفین کی طرف سے اور ۱۹/خواتین کی طرف سے لکھے گئے۔ ۳ دو مصنفی مقالات مرد حضرات کی طرف سے لکھے گئے۔ اسی طرح صرف ۲ مقالات چار،چار مصنفین کے باہمی اشتراک سے لکھے گئے جن میں سے ایک خاتون ہے۔

جدول۳

صنف	ایک مصنف	دو مصنف	چار مصنف	کل	فی صد
مرد	۱۳۱	۰	۰	۱۳۱	۸۷ء۳۳
خواتین	۱۹	۰	۰	۱۹	۱۲ء۲۵
ایک سے زیادہ مصنفین (مخلوط)	۰	۰	۱	۱	۰ء۶۴
ایک سے زیادہ مصنفین (مرد)	۰	۳	۱	۴	۲ء۵۸
کل	۱۵۰	۳	۲	۱۵۵	۱۰۰

ادارہ جاتی نسبت (Authors' institutional affiliation)

جدول ۴ ظاہر کرتا ہے کہ *Islamic Studies* میں شائع ہونے والے مقالات کے مصنفین کا تعلق بہت سے قومی اور بین الاقوامی اداروں سے ہے۔ سب سے زیادہ ۲۵ مقالات بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے محققین کی طرف سے پیش کے گئے۔ دوسرے نمبر پر ۱۷ مقالات بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ملائیشیا سے شائع کروائے گئے۔ ۸ مقالات کے ساتھ قائداعظم یونی ورسٹی، اسلام آباد تیسرے درجے پر ہے۔ سقاریہ یونی ورسٹی، ترکی کا چھے مقالات کے ساتھ چوتھا درجے ہے۔ اسی طرح علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، انڈیا، مانچسٹر یونی ورسٹی، برطانیہ اور سراجیو یونی ورسٹی ،بوسنیا تینوں جامعات نے چار، چار مقالات کے ساتھ پانچویں درجے پر

ہیں۔ اسی طرح دیگر ادارے بھی ہیں۔ ۱۶۴ اداروں سے تعلق رکھنے والے محققین نے ۱۵۵ مقالات میں حصہ ڈالا۔ جن کی تفصیل جدول میں ظاہر کی گئی ہے۔

جدول ۴

درجہ	ادارہ	مقالات	فی صد
۱	بین الاقوامی یونی ورسٹی، اسلام آباد	۲۵	۲۴.۱۵
۲	بین الاقوامی یونی ورسٹی، ملائیشیا	۱۷	۳۷.۱۰
۳	قائد اعظم یونی ورسٹی، لاہور	۸	۸۸.۴
۴	سقاریہ یونی ورسٹی، ترکی	۶	۶۶.۳
۵	علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، انڈیا	۴	۴۴.۲
۵	مانچسٹر یونی ورسٹی، برطانیہ	۴	۴۴.۲
۵	سراجیو یونی ورسٹی، بوسنیا ہرزیگوینا	۴	۴۴.۲
۵	غیر وابستہ محققین	۴	۴۴.۲
۶	یونی ورسٹی، فیصل آباد ایگریکلچر	۳	۸۳.۱
۶	سائنس یونی ورسٹی، ملائیشیا	۳	۸۳.۱
۶	ارفٹ یونی ورسٹی، جرمنی	۳	۸۳.۱
۷	آسٹریلوی نیشنل یونی ورسٹی	۲	۲۲.۱
۷	سینٹر آف اسلام اینڈ سائنس، کینیڈا	۲	۲۲.۱
۷	اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۲	۲۲.۱
۷	ڈیوڈسن کالج، امریکہ	۲	۲۲.۱
۷	ایڈیتھ کاؤن یونی ورسٹی، آسٹریلیا	۲	۲۲.۱
۷	ہارٹ فورڈ سیمنری، امریکہ	۲	۲۲.۱
۷	انسٹیوٹ فار ہیومنیٹیز اینڈ کلچر سٹڈیز، ایران	۲	۲۲.۱

۷	مک گل یونی ورسٹی، کینیڈا	۲	۲۲.۱
۷	نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد	۲	۲۲.۱
۷	سان ڈیگو اسٹیٹ یونی ورسٹی، امریکہ	۲	۲۲.۱
۷	ام القری یونی ورسٹی، سعودی عرب	۲	۲۲.۱
۷	برمنگھم یونی ورسٹی، برطانیہ	۲	۲۲.۱
۷	لندن یونی ورسٹی، برطانیہ	۲	۲۲.۱
۲۵	دیگر انفرادی ادارے	۵۷	۷۶.۳۴

جغرافیائی نسبت (Authors' Geographic Affiliation)

جدول ۵ مجلے میں مقالات شائع کروانے والے مولفین کی جغرافیائی نسبت کو ظاہر کرتا ہے۔ جغرافیائی نسبت سے مراد یہ ہے کہ مصنفین کا تعلق کس ملک سے ہے۔ زیادہ تر مصنفین جن کی تعداد ۴۹ ہے کا تعلق پاکستان سے ہے۔ ۳۱ مقالات کے ساتھ امریکہ کا درجہ دوسرا ہے۔ ملائیشیا ۲۴ مقالات کے ساتھ تیسرے درجے پر ہے۔ برطانیہ ۱۲ مقالات اور آسٹریلیا ۶ مقالات کے ساتھ بالترتیب چوتھے اور پانچویں درجے پر ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ممالک بھی ہیں جن کی تفصیل جدول میں موجود ہیں۔

جدول ۵

درجہ نمبر	جغرافیائی تعلق	مصنفین	فی صد
۱	پاکستان	۴۹	۲۹.۸۸
۲	امریکہ	۳۱	۱۸.۹۰
۳	ملائیشیا	۲۴	۱۴.۶۳
۴	برطانیہ	۱۲	۷.۳۲
۵	آسٹریلیا	۶	۳.۶۶
۵	ترکی	۶	۳.۶۶

۶	بوسنیا۔ہرزیگوینا	۵	۳.۰۵
۶	انڈیا	۵	۳.۰۵
۷	کینیڈا	۴	۲.۴۴
۷	جرمنی	۴	۲.۴۴
۸	ایران	۳	۱.۸۳
۸	سعودی عرب	۳	۱.۸۳
۹	نائجیریا	۲	۱.۲۲
۱۰	بوٹسوانا	۱	۰.۶۱
۱۰	برونائی دارلسلام	۱	۰.۶۱
۱۰	کوسٹاریکا	۱	۰.۶۱
۱۰	ڈنمارک	۱	۰.۶۱
۱۰	مصر	۱	۰.۶۱
۱۰	فرانس	۱	۰.۶۱
۱۰	ہنگری	۱	۰.۶۱
۱۰	فلسطین	۱	۰.۶۱
۱۰	پورٹوریکو	۱	۰.۶۱
۱۰	سلووینیا	۱	۰.۶۱

سالانہ مقالات کی تعداد(Year-wise Distribution of Papers)

سالانہ مقالات کی تعداد سے مراد ایک سال میں شائع ہونے والے تحقیقی مضامین ہیں۔ درج گراف سے پتا چلتا ہے کہ *Islamic Studies* میں شائع ہونے والے مقالات کی اوسط تعداد ۱۵ ہے۔ تعداد کے اعتبار سے سب سے زیادہ ۲۱ مضامین سال ۲۰۰۳ جلد ۴۲ میں شائع ہوئے۔ سب سے کم مضامین جلد ۴۸ سال ۲۰۰۹ میں شائع ہوئے۔

گراف

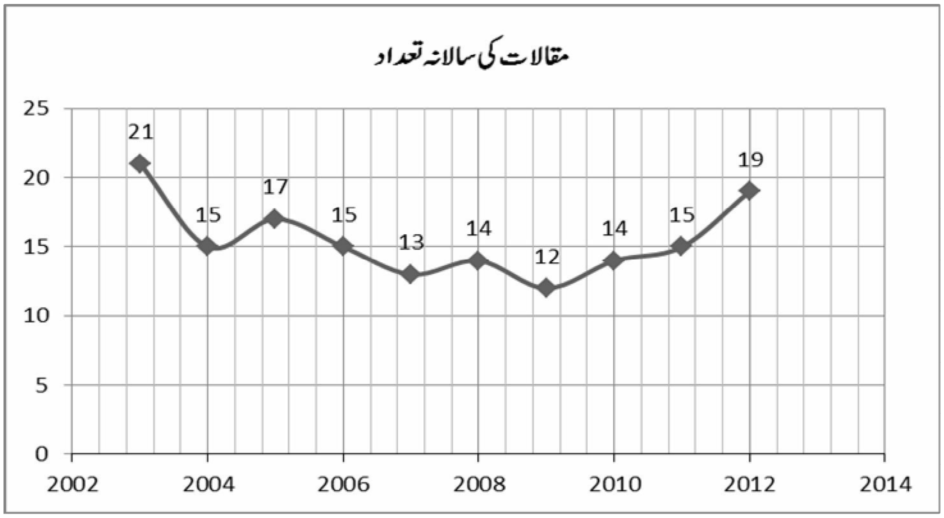

حوالہ جات کی تعداد (Number of References)

حوالہ جات کی تعداد سے مراد کسی مقالے کی تحقیق میں استعمال ہونے والے مختلف مصادر کی تعداد ہے۔ مصادر کی تعداد عام طور پر مصنف کے وسعت مطالعہ کا اظہار کرتی ہے۔ ۴۱فی صد مقالات میں حوالہ جات کی تعداد پچاس سے سو تک ہے۔ اکیس فی صد یعنی ۳۱مقالات میں حوالہ جات کی تعداد ۳۱سے ۵۰ تک ہے۔ ۱۴فی صد یعنی اکیس مقالات ۱۵۰تک حوالہ جات رکھتے ہیں۔ ۹/ مقالات میں ۱۵۱ سے زائد حوالہ جات ہیں۔ اس تعداد کو ذیل میں جدول نمبر ۷ میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول ۷

حوالہ جات	مقالات	فی صد
۱۰-۱	۴	۲.۵۸
۲۰-۱۱	۱۲	۷.۷۴
۳۰-۲۱	۱۱	۷.۱
۵۰-۳۱	۳۳	۲۱.۲۹
۱۰۰-۵۱	۶۴	۴۱.۲۹

۱۴.۱۹	۲۲	۱۰۱-۱۵۰
۵.۸۱	۹	۱۵۱+
۱۰۰	۱۵۵	کل

مقالات میں صفحات کی تعداد(The Length of Papers)

۳۷فی صد مقالات میں صفحات کی تعداد تیس تک ہے۔ ۳۴فی صد یعنی ۵۳ مقالات میں صفحات کی تعداد ۱۱ سے ۲۰ تک ہے۔ صرف ایک فی صد مقالات میں صفحات کی تعداد ۵۰ سے زائد ہیں۔ کسی مقالے کے زیادہ سے زیادہ صفحات کی تعداد ۶۴ ہے جو کہ عبد الحاکم ماتریدی کی طرف سے جلد ۴۶ شمارہ ۳ میں پیش کیا گیا۔ مقالات کے صفحات کی اوسط تعداد ۲۳ ہے۔ درج ذیل جدول میں تفصیل پیش خدمت ہے۔

جدول ۸

فی صد	مقالات	صفحات
۴۵.۶	۱۰	۱-۱۰
۱۹.۳۴	۵۳	۱۱-۲۰
۴۲.۳۷	۵۸	۲۱-۳۰
۴۸.۱۵	۲۴	۳۱-۴۰
۵۲.۴	۷	۴۱-۵۰
۲۹.۱	۲	۵۱-۶۰
۶۵.۰	۱	۶۰+
۱۰۰	۱۵۵	کل

موضوع کے اعتبار سے تقسیم(Ranked List by Subject)

جدول ۹/ اسلامک سٹڈیز میں شائع ہونے والے مقالات کی موضوع کے اعتبار سے تقسیم کو بیان کرتا ہے۔ تمام مقالات کو تیرہ موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۲۰۰۳ سے ۲۰۱۲ تک سب سے زیادہ مقالات قانون اور فقہ سے متعلق لکھے گئے جن میں نمایاں مصنفین مرتضی بدر، محمد خالد مسعود اور محمد مشتاق ہیں۔ پھر اس کے بعد

اسلامی تاریخ اور قرآن و قرآنی علوم پر سب سے زیادہ مقالات لکھے گئے۔ دیگر موضوعات کو مقالات کی تعداد و شرح فی صد کے ساتھ جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

جدول ۹

درجہ نمبر	موضوع	مقالات	فی صد
۱	قانون و فقہ	۲۲	۱۹.۱۴
۲	مسلم تاریخ	۲۰	۹.۱۲
۲	قرآنیات	۲۰	۹.۱۲
۳	فلسفہ	۱۰	۴۵.۶
۴	معاشیات	۸	۱۶.۵
۵	تصوف	۷	۵۲.۴
۶	اسلامی تعلیم	۶	۸۷.۳
۷	تقابل ادیان	۵	۲۳.۳
۷	اسلامی سیاسیات	۵	۲۳.۳
۷	سیرت و نبوت	۵	۲۳.۳
۷	خواتین	۵	۲۳.۳
۸	اسلامی بینکاری	۴	۵۸.۲
۸	ذرائع ابلاغ	۴	۵۸.۲
۸	عمرانیات	۴	۵۸.۲
۹	بنیاد پرستی	۳	۹۴.۱
۹	اسلامائیزیشن	۳	۹۴.۱
۹	ادب	۳	۹۴.۱
۹	مسلم تحریکیں	۳	۹۴.۱
۱۰	فن تعمیر	۲	۲۹.۱

۱۰	سوانح	۲	۲۹.۱
۱۰	حدیث وسنت	۲	۲۹.۱
۱۰	وقائع نگاری	۲	۲۹.۱
۱۰	تحقیق	۲	۲۹.۱
۱۱	کتب ومخطوطات	۱	۶۵.۰
۱۱	تہذیب وتمدن	۱	۶۵.۰
۱۱	اخلاقیات	۱	۶۵.۰
۱۱	ادارے	۱	۶۵.۰
۱۱	اقبالیات	۱	۶۵.۰
۱۱	اشتراکیت	۱	۶۵.۰
۱۱	تاریخ پاکستان	۱	۶۵.۰
۱۱	سائنس وٹیکنالوجی	۱	۶۵.۰

اہم نکات (Important Points)

اسلامک سٹڈیز (*Islamic Studies*) کے دس سال (۲۰۰۳۔۲۰۱۲) کے شماریاتی جائزہ کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱. مجلے میں ۱۶۰ (۴۰فی صد) مضامین 'تبصرہ کتب' اور ۱۵۵ تحقیقی مقالات کے طور شائع ہوئے۔
۲. ۸۱ فی صد مصنفین نے مجلے میں صرف ایک مقالہ اور بارہ فی صد مصنفین نے دو، دو مقالات تحریر کیے۔
۳. ۹۷ فی صد مقالات کو ایک مصنف اور دو فی صد مقالات کو دو مصنفین نے مل کر تحریر کیا۔
۴. ۸۷ فی صد مقالات کو مرد مصنفین اور بارہ فی صد کو خواتین مصنفین نے تحریر کیا۔
۵. پندرہ فی صد مقالات کو تحریر کرنے والوں کا تعلق بین الاقوامی یونی ورسٹی، اسلام آباد اور دس فی صد کا بین الاقوامی یونی ورسٹی، ملائیشیا سے تھا۔
۶. ۳۰ فی صد مصنفین کا تعلق پاکستان اور ۱۹ فیصد کا امریکہ سے تھا۔
۷. سب سے زیادہ ۲۱ مضامین سال ۲۰۰۳ جلد ۴۲ میں شائع ہوئے۔

۸. ۴۱ فی صد مقالات میں حوالہ جات کی تعداد پچاس سے سو تک ہے۔

۹. ۳۷ فی صد مقالات کے صفحات کی تعداد تیس تک ہے۔

۱۰. سب سے زیادہ ۱۴ افیصد مقالات قانون اور فقہ کے موضوع پر لکھے گئے۔

نتائج بحث

مصنف کے اعتبار سے تقسیم کا جائزہ لینے سے پتا چلتا ہے کہ زیادہ مقالات یک مصنفی اور پاکستانی محققین کی طرف سے لکھے گئے۔ لیکن یہ صرف ۳۰ فی صد ہے۔ باقی ۷۰ فی صد باقی دنیا کے بیس ممالک کی طرف سے شائع کروائے گئے جن میں نمایاں ممالک امریکہ، ملائیشیا، برطانیہ اور آسٹریلیا ہیں۔ اس سے دنیا میں *Islamic Studies* کی شناخت اور اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ ایک ادارے کے طور پر سب سے زیادہ مقالات بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد اور اس کے بعد بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ملائیشیا نے شائع کروائے۔ جغرافیائی اعتبار سے پاکستان کے محققین کی طرف سے سب سے زیادہ مقالات پیش کیے گئے اس کے بعد امریکہ سے۔ صنف کے اعتبار سے ۸۷ فی صد مقالات مرد حضرات کی طرف سے لکھے گئے۔ مجلے کے زیادہ تر مضامین 'تبصرہ کتب' اور تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے۔ کتب پر تبصرہ ایک اہم تحقیقی اور علمی سرگرمی سمجھی جاتی ہے۔ مجلے کی ہر جلد چار شماروں پر مشتمل ہوتی ہے، جس میں اوسط ۱۵ تحقیقی مضامین شامل کیے گئے۔ ۶۴ مقالات یعنی ۴۱ فی صد ۵۱- ۱۰۰/ حوالہ جات پر مشتمل ہیں، جو کہ ایک اچھے تحقیقی مقالے کی ایک علامت ہو سکتی ہے۔ ۳۷ فی صد مقالات ۲۱ سے ۳۰ صفحات پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر مقالات مرد تحقیق نگاروں کی طرف سے پیش کیے گئے مصنفین کا باہمی تعاون یا اشتراک انتہائی کم ہے اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ زیادہ تر مقالات فقہ و قانون کے موضوعات پر لکھے گئے۔